سوال

(228)مرض کی حالت میں نماز قصر ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک جدید تعلیم یافتہ نوجوان دینی تعلیم اوردینی تحریک سے مسلک کے ذہن میں تردد پیدا ہواکہ جس مہربان آقا نے سفر میں قصر کی اجازت بخشی ہے اس عالم مرض میں قصر کی اجازت ضروری ہوگی، عام مرض کی حالت میں نہ ہو، لیکن ایسے حالات جب نیم عشی اورشدت مرض کی کیفیات ہوں اس میں توقصر کی ضرور اجازت ہوگی؟ عبدالمتین، مجلہ نانپارہ، ضلع بہرائچ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شب معراج میں مغرب کے علاوہ بقیہ چار نمازیں صرف دودورکعت فرض کی گئی تھیں، خواہ حضر میں ہو یا سفر میں۔ ہجرت کے کچھ دنوں بعد مدینہ میں مغرب اورفجر کے علاوہ بقیہ تین نمازوں میں دودورکعت کا اضافہ کرکے چارچاررکعات کردیا گیا، حضرت میں ہو یا سفر میں۔ پھر جب آیت قصرفی السفر نازل ہوئی توسفر میں رباعی نمازوں میں دورکعت کی تخفیف کردی گئی۔ اس طرح سفر کی فرض نمازوں کی تعداد اپنی ابتدائی اصلی حالت پر گیارہ رکعت کردی گئی اورحضر کی فرض نمازوں کی تعداد سترہ رکعت ہی رہی۔

بحالت سفر، مسافر کے خارجی حالات اورسفر کی دشواریوں جیسے: پڑاؤاورقیام کے وقت کی تنگی اورمنزل مقصودتک پہنچنے کی اوروہاں سے واپسی کی جلدی وغیرہ کا تقاضہ یہ ہے کہ رکعتوں کی تعداد میں کمی کردی جائے، اورجمع بین الصلاتین حقیقی کی اجازت دے دی جائے۔ چنانچہ سفر کی مشقتوں اورزحمتوں کا لحاظ کرتے ہوئے ایسا ہی کیا گیا، اوربعد میں مطلق سفر میں مذکورہ رعایت اورتخفیف باقی رکھی گئی، چاہے مذکورہ دشواریاں پائی جاویں یا نہ پائی جاویں۔

بحالت مرض، مریض کی ذاتی، جسمانی حالت کے علاوہ ایسا کوئی خارجی سبب نہیں پایا جاتا، کہ جس کی وجہ سے اس کی رباعی نماز میں قصر کی اجازت دی جائے، البتہ اس کی ذاتی جسمانی حالت کا تقاضہ، یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کی ہیئت اورشکل میں اس کےلیے رعایت اورتخفیف اورآسانی کردی جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ہے۔ کھڑے ہوکرنہ پڑھ سکتا ہوتو بیٹھ کرپڑھے، تربع (چہارزانو یعنی: آلتی پالتی مارکر) یاافتراش یا تورک یا بیٹھنے کی جوکیفیت اس کےلیے آسان ہواختیار کرے، رکوع میں کچھ جھک جائے اورسجدہ میں پیشانی زمین پررکھے، اوراگراس پرقدرت نہ ہو، توسجدہ کےلیے رکوع سے کچھ زیادہ جھک جائے، اوراگرکسی طرح بھی بیٹھ کرنماز پڑھنے پرقدرت نہ ہو، تو دائیں پہلو پرلیٹ کراداکرے درآنحالیکہ سرشمال میں اوردونوں پاؤں جنوب میں ہوں، اورچہرہ قبلہ کی طرف ہو۔ اوراگراس طرح بھی نماز پڑھنے پرقدرت نہ ہو، توچت لیٹے لیٹے نماز پڑھے، اس طرح پرکہ دونوں پاؤں قبلہ کی طرف ہوں، اورسرمشرق کی جانب اورسرکے نیچے کوئی تکیہ رکھ لیا جائے، تاکہ چہرہ فی الجملہ قبلہ کی طرف ہوجائے، اوران دونوں حالتوں میں رکوع وسجدہ کےلیے سراورابروکااشارہ اورنیت کافی ہوگی۔ لیکن رباعی نمازیں ہرحال میں چارہی رکعت رہیں گی۔ کیونکہ حضر میں مریض کےلیے رکعتوں کی تخفیف کاکوئی مقتضیٰ نہیں پایاجاتا۔ بے ہوشی کی حالت میں چھوٹی ہوئی

نمازوں کی قضا کے مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے، امام شافعی رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ: کسی بھی ایک نماز کا پورا وقت اگر بے ہوشی میں گزر جائے تو اس نماز کی قضا ضروری نہیں ہے، اوراگر کسی نماز کے جزء وقت میں ہوش آ گیا تو اس نماز کی قضا لازم ہوگی۔ اورامام احمد فرماتے ہیں کہ: خواہ کتنی بھی نمازیں بے ہوشی کی حالت میں گزر جائیں سب کی قضا ضروری ہے۔ اورامام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ: اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں بے ہوشی کی حالت میں گزریں تو ان سب کی قضا ضروری ہوگی اوراگر پانچ سے زیاہ یعنی: چھ یا اس سے زیادہ نمازیں بحالت بے ہوشی گزریں تو سب کی قضا ساقط ہوجائے گی۔

اس مسئلہ میں کوئی اعتبار مرفوع حدیث موجود نہیں ہے، صرف صحابہ اورتابعین کے فتاویٰ مروی ہیں اوروہ بھی مختلف، اس لیے ائمہ کی رائیں اورفتاوے بحالت بیہوشی فوت شدہ نمازوں کی قضا کے بارے میں مختلف ہوگئے۔ مفصل بحث ''المغنی،، لابن قدامہ اور'' التعلیق المجد علی موطأ محمد،، میں ملاحظہ فرمائی جائے۔ املاہ: عبیداللہ الرحمانی المبارکفوری 7 5 1398 (افکار عالیہ مؤناتھ بھنجن ج: 3 ش: 4 1 اکتوبر تا دسمبر 2006ء رمضان تا ذی الحجہ 1427ھ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 332

محدث فتویٰ